# الیکٹرک شیونگ مشین بیچنا کیسا ؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرا ایک بڑے سپر اسٹور میں الیکٹرک شیونگ مشین کا اسٹال ہے ، جہاں پر مختلف کمپنیز کے مختلف ماڈلز کی الیکٹرک شیونگ مشینز فروخت کرتا ہوں ، کسی نے مجھے بتایا ہے کہ یہ کاروبار ناجائز ہے ؟ کیا واقعی یہ کام ناجائز ہے ؟

## جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

الیکٹرک شیونگ مشین جسم کے بال صاف کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے ، اگرچہ اس کا زیادہ تر استعمال داڑھی مونڈنے کے لئے ہوتا ہے ، لیکن اس کے باوجود یہ معصیت والے (ناجائز) کام میں استعمال کے لئے متعین نہیں ہے ، بلکہ بہت سے لوگ اور حجام (Barber) سر ، رخسار ، گلے ، بغل ، سینہ اور دیگر اعضاء کے بال صاف کرنے کے لئے بھی الیکٹرک شیونگ مشین کا استعمال کرتے ہیں ، لہذا شیونگ مشین کی خرید و فروخت کے بارے میں تفصیلی حکم یہ ہے کہ **اگر بائع (بیچنے والے) کو معلوم ہے کہ خریدار داڑھی مونڈنے کے لئے خرید رہا ہے ، تو اسے بیچنا جائز نہیں** ، کیونکہ داڑھی ایک مشت رکھنا واجب اور ایک مشت سے کم کرنا یا سرے سے ہی مونڈ دینا ، ناجائز و گناہ ہے اور ایسے مونڈنے والے شخص کو فروخت کرنا گناہ پر مدد کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جس طرح گناہ کرنے سے منع فرمایا ہے اسی طرح گناہ کے کام پر مدد کرنے سے بھی منع فرمایا ہے **اور اگر بیچنے والے کو معلوم ہے کہ خریدار داڑھی مونڈنے کے لئے نہیں ، بلکہ کسی اور کام میں استعمال کرنے کے لئے خرید رہا ہے یا معلوم ہی نہیں کہ کس نیت سے خرید رہا ہے ، تو اسے بیچنا جائز ہے ، البتہ بہتر یہی ہے کہ اسے بیچنے سے احتراز کیا جائے ۔**

اس کی نظیر فقہائے اسلام کا بیان کردہ "ہتھیار اور افیون بیچنے والا" مسئلہ ہے کہ فتنہ و فساد کرنے والوں کو ہتھیار اور افیونی کو افیون فروخت کرنا ، جائز نہیں ، کیونکہ یہ گناہ پر مدد ہے ، افیونی اور فتنہ پرور لوگوں کے علاوہ کو فروخت کرنا ، جائز ہے ۔

**داڑھی بڑھانے کا حکم دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :**

"خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب"

ترجمہ : **مشرکوں کا خلاف کرو، داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھیں خوب پست کرو۔** (صحیح بخاری، کتاب اللباس، ج 2، ص 875، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

**ایک مشت سے کم داڑھی کرنے کے ناجائز ہونے کے بارے میں درر الحکام، عقود الدریہ، فتح القدیر، درمختار اور رد المحتار میں ہے،**

واللفظ للاول:"واما الاخذ من اللحیة وھی دون القبضة کمایفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم یبحه احد"

ترجمہ : **ایک مشت سے کم داڑھی کاٹنا، جیساکہ بعض اہل مغرب اور مخنث مرد کرتے ہیں، اسے کسی ایک نے بھی جائز نہیں قرار دیا۔** (درر الحکام شرح غرر الاحکام، ج 01، ص 208، مطبوعہ احیاء الکتب العربیہ)

**شیخ الاسلام امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں : "ریش (یعنی داڑھی) ایک مشت یعنی چار انگل تک رکھنا واجب ہے، اس سے کمی ناجائز۔"** (فتاوی رضویہ، ج 22، ص 581، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

**اور ناجائز کام پر مدد کرنے کی ممانعت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :**

﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾

ترجمۂ کنز الایمان : اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (القرآن، سورۃ المائدہ، آیت 2)

**مذکورہ بالا آیت کے تحت امام ابو بکر احمد جصاص رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :**

"﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ نھی عن معاونة غیرنا علی معاصی اللہ تعالی"

ترجمہ : **آیت کریمہ ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں میں دوسرے کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔** (احکام القرآن، ج 2، ص 429، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

شیخ القرآن مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں : **"یہ انتہائی جامع آیت مبارکہ ہے۔۔۔ گناہ اور ظلم میں کسی کی بھی مدد نہ کرنے کا حکم ہے۔ کسی کا حق مارنے میں دوسروں سے تعاون کرنا، رشوتیں لے کر فیصلے بدل دینا، جھوٹی گواہیاں دینا، بلاوجہ کسی مسلمان کو پھنسا دینا، ظالم کا اس کے ظلم میں ساتھ دینا، حرام و ناجائز کاروبار کرنے والی کمپنیوں میں کسی بھی طرح شریک ہونا، بدی کے اڈوں میں نوکری کرنا یہ سب ایک طرح سے برائی کے ساتھ تعاون ہے اور**

ناجائز ہے۔" (تفسیر صراط الجنان، ج02، ص424، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

**ناجائز کام پر مدد کرنے والی چیزیں بنانے اور فروخت کرنے کے ناجائز ہونے کے بارے میں علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں:**

"فاذاثبت کراھۃ لبسھاللتختم ثبت کراھۃ بیعھاوصیغھالمافیہ من الاعانۃ علی مالا یجوز، و کل ماأدی الی مالا یجوز، لا یجوز"

ترجمہ: جب ان (مرد کے لئے سونے) کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت ثابت ہوگئی، تو اس کے بیچنے اور بنانے کی کراہت بھی ثابت ہوگئی، کیونکہ اس میں ناجائز کام پر مدد کرنا ہے اور ہر وہ کام جو ناجائز کام کی طرف لے جائے، وہ بھی ناجائز ہوتا ہے۔ (درمختار، کتاب الحظر والاباحت، فصل فی اللبس، ج09، ص595، مطبوعہ، کوئٹہ)

**خریدار ناجائز کام کے علاوہ کسی اور کام میں استعمال کے لئے خریدتا ہے تو اس کے جواز کے بارے میں جدالممتار میں ہے:**

"بیع الافیون والبنج وامثالھماایضامکروہ الا فمن علم انہ لا یشتریھاللمعصیۃ"

ترجمہ: افیون، بھنگ اور ایسی دیگر اشیاء کی بیع مکروہ ہے مگر وہ شخص کہ معلوم ہو کہ یہ معصیت کے لیے نہیں خریدتا (تو اسے بیچنا جائز ہے)۔

(جدالممتار علی ردالمحتار، ج7، ص78، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

**خریدار کی نیت معلوم نہ ہونے کی بنا پر بھی بیچنے کے جواز کے بارے میں جدالممتار میں ہے:**

"ان الشئی اذا صلح فی حد ذاتہ لان یستعمل فی معصیۃ وفی غیرھاولم یتعین للمعصیۃ فلم یکن اعانۃ علیھا لاحتِمال ان یستعمل فی غیر المعصیۃ وانما یتعین بقصد القاصدین والشک لا یؤثر"

ترجمہ: بیشک جب کوئی شئے فی نفسہ معصیت اور غیرِ معصیت میں استعمال ہونے کی صلاحیت رکھتی ہو اور گناہ کے لیے متعین نہ ہو تو اسے بیچنا معصیت پر مدد نہیں ہے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ غیرِ معصیت میں استعمال ہو، تعین تو ارادہ کرنے والوں کے ارادے سے ہوتا ہے اور شک کی کوئی تاثیر نہیں۔ (جدالممتار علی ردالمحتار، ج7، ص75,76، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

**اہلِ فتنہ کو ہتھیار بیچنے کے متعلق ہدایہ میں ہے:**

"(ویکرہ بیع السلاح فی ایام الفتنۃ) معناہ ممن یعرف انہ من اھل الفتنۃ لانہ تسبب الی المعصیۃ وان کان لا

یعرف انہ من اھل الفتنۃ لا باس بذلک لانہ یحتمل ان لا یستعملہ فی الفتنۃ فلا یکرہ بالشک“

ترجمہ: فتنہ وفساد کے ایام میں ہتھیار فروخت کرنا مکروہ ہے، اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جو بیچنے والا جانتا ہو کہ خریدار فتنہ وفساد مچانے والے ہیں تو مکروہ ہے، کیونکہ انہیں بیچنا گناہ کا سبب بنتا ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ خریدار فتنہ وفساد کرنے والے ہیں تو انہیں فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ احتمال ہے کہ وہ فتنہ وفساد میں استعمال نہ کریں، پس شک کی بنا پر بیچنا مکروہ نہیں ہوگا۔ (ہدایہ مع فتح القدیر، ج10، ص70، مطبوعہ کوئٹہ)

افیون کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے:

”افیون نشہ کی حد تک کھانا حرام ہے اور اسے بیرونی علاج، مثلاً ضماد وطلا میں استعمال کرنا یا خوردنی معجونوں میں اتنا قلیل حصہ داخل کرنا کہ روز کی قدر شربت نشے کی حد تک نہ پہنچے، تو جائز ہے **اور جب وہ (افیون) معصیت کے لئے متعین نہیں تو اس کے بیچنے میں حرج نہیں مگر اس کے ہاتھ جس کی نسبت معلوم ہو کہ نشہ کی غرض سے کھانے یا پینے کو لیتا ہے۔۔۔** اور جب اس کی تجارت مطلقاً حرام نہ ہوئی، بلکہ جائز صورتوں پر بھی مشتمل ہوئی کہ یہاں تعین معصیت اصلاً نہیں اور ان کا نشہ داروں کے ہاتھ بیچنا ان کا فعل ہے، وتخلل فعل فاعل مختاری قطع النسبۃ کما فی الھدایۃ وغیرھا۔ یہ صورتیں اس کے جواز کی نکلتی ہیں، اور اہل تقوی کو اس سے احتراز زیادہ مناسب۔ ملخصاً“ (فتاوی رضویہ، ج23، ص574، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: عبدالرب شاکر عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Sar-9445

تاریخ اجراء: 17 صفر المظفر 1445ھ/12 اگست 2025ء